تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تراویح کا مسئلہ......متنازع نہ بنایا جائے

مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

رمضان مقدس کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے اس کی مخصوص عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی نماز تراویح بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کی برکات کا یہ عالم ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح ج1 ص173)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماہ مبارک میں کثرت سے عبادت فرماتے تھے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں: ''جب رمضان المبارک آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔''

(شعب الایمان ج3 ص310)

آخری دس دنوں کے متعلق فرماتی ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔''

(صحیح مسلم ج1 ص372)

اس لئے اس ماہ میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے پوری ہمت اور کوشش سے کرنی چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے عقل وخرد سے تہی دامن اور دلائل و براہین سے نا آشنا ایک قوم نام نہاد ''اہل حدیث'' اہل اسلام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کی غرض سے اس مقدس ماہ میں بھی اپنی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے باز نہیں آتی۔ اہل اسلام میں ایک خلجان پیدا کر دیتے ہیں عوام الناس کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ تراویح 8 رکعات ہیں 20 رکعات تراویح کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور کتب حدیث کے اردو تراجم بغلوں میں دابے یہ فتنہ پرور لوگ گلی گلی اور قریہ قریہ گشت شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے راقم نے یہ ضرورت محسوس کی کہ اہل السنّت والجماعت کے اس مسئلہ میں دلائل کو قلمبند کر دے ان دنوں بندہ اپنی کتاب ''نماز اہل السنّت'' کو مکمل کرنے میں مصروف ہے جو ان شاء اللہ العزیز بہت جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ جائے گی اپنی اسی کتاب ''نماز اہل السنّت'' میں ایک باب ''تراویح'' کا بھی ترتیب دیا ہے اسی کا اختصار پیش کرنے لگا ہوں۔

قیام رمضان یعنی نماز تراویح آپ علیہ السلام نے بیس رکعت ادا فرمائی ہیں اس پر حضرات خلفاء راشدین، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام، ائمہ مجتہدین، حضرات مشائخ رحمہم اللہ وغیرہ عمل پیرا رہے۔ بلاد اسلامیہ میں چودہ سو سال اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت مسلمہ کا اسی پر اجماع واتفاق ہے۔ چند احادیث وآثار اور فقہاء امت کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک عمل:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان بیس رکعت فرمایا کرتے تھے۔

1- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلۃ فی رمضان فصلی الناس اربعۃ وعشرین رکعۃ واوتر بثلاثۃ.

(تاریخ جرجان للسھمی ص 142)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چار (فرض) بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ **ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر.**

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص286)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ تصریحات پیش خدمت ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مبارک دور:

1- عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امر ابی بن کعب ان یصلی باللیل فی رمضان فقال: ان الناس یصومون النہار ولا یحسنون ان یقرئوافلو قرأت القرآن علیہم باللیل...... فصلی بہم عشرین رکعۃ.

(مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرہ للبوصیری علی المطالب العالیہ ج 2ص424)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں ۔ چنانچہ فرمایا کہ لوگ سارادن روزہ رکھتے ہیں اور قرات اچھی طرح نہیں کرسکتے ۔ اگر آپ رات کوانہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بیس رکعتیں پڑھائیں۔

2- عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ قال وکانوا یقرون بالمئتین وکانوا یتوکؤن علی عصیہم فی عہد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ من شدہ القیام.

(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص496)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں (صحابہ کرام باجماعت) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور (قاری صاحبان) سوسوآیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے ۔

3- وروی مالک من طریق یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید عشرین رکعۃ.

(فتح الباری لابن حجر ج 4ص321 نیل الاوطار للشوکانی ج2 ص514)

موطاامام مالک میں یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید کی روایت کی ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں ۔

4- قال محمد بن کعب القرظی کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان عشرین رکعۃ.

(قیام اللیل للمروزی ص 157)

حضرت محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے ۔

5- عن یزید بن رومان انہ قال :کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ.

(موطا امام مالک ص 98)

یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6- عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلاً یصلی بہم عشرین رکعتہ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2ص285)

یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے ۔

7- عن الحسن ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی قیام رمضان فکان یصلی بہم عشرین رکعۃ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص211 باب القنوت الوتر)

حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے۔

8- عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان عمر امر ابیا ان یصلی بالناس فی رمضان... .. فصلیٰ بہم عشرین رکعۃ.

(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 3ص367 رقم الحدیث1161)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نے انہیں بیس رکعات پڑھائیں۔

9- عن السائب بن يزيد قال : كان القيام على عهد عمر ثلاثة وعشرين ركعة.

(مصنف عبد الرزاق ج 4ص201 حديث نمبر7763)

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مبارک دور

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔ چنانچہ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں:

کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوا یقرئون وکانوا یتوکون علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی الله عنه من شدة القیام.

(السنن الكبرى للبيهقي ج 2ص496)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری سوسو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مبارک دور:

آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی ہیں۔ درج ذیل روایات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے۔

1- **حدثنی زید بن علی عن ابیه عن جده عن علی انه امر الذی یصلی بالناس صلاة القیام فی شهر رمضان ان یصلی بهم عشرین رکعة. یسلم فی کل رکعتین و یراوح ما بین کل اربع رکعات فیرجع ذو الحاجة و یتوضاء الرجل وان یوتربهم من آخر اللیل حین الانصراف.**

(مسند امام زيد ص 159.158)

امام زید اپنے والد امام زید العابدین سے وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنا آرام کا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

2- **عن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة .** (مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص285)

حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

3- **عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی الله عنه قال دعا القراء فی رمضان فامر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی یوتربهم.**

(السنن الكبرى للبيهقي ج 2ص496)

حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **کان ابن مسعود رضی الله عنه یصلی بنا فی شهر رمضان فینصرف وعلیه لیل قال الاعمش: کان یصلی عشرین رکعة ویوتر بثلاث.**

(قيام الليل للمروزي ص 157)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے اور گھر لوٹ جاتے تو رات ابھی باقی ہوتی تھی۔حدیث کا راوی اعمش فرماتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ:

حضرت حسن بصری حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ **كان ابى بن كعب رضى الله عنه يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث.**

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ:

جلیل القدر تابعی ہیں۔دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے،فرماتے ہیں: **ادركت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر.**

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ:

آپ اہل کوفہ کے مشہور و نامور مفتی ہیں،آپ فرماتے ہیں: **ان الناس كانوا يصلون خمس ترويحات فى رمضان.**

(كتاب الآثار بروايت ابى يوسف ص41)

لوگ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت شیتر بن شکل رحمہ اللہ:

نامور تابعی ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں،آپ کے بارے میں ہے۔

عن شيتر بن شكل وكان من اصحاب على رضى الله عنه انه كان يومهم فى شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث .

(السنن الكبرىٰ للبيهقى ج 2ص 496)

حضرت شیتر بن شکل رحمہ اللہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں،لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ:

اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے۔آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ وغیرہ کے شاگرد ہیں۔آپ کے بارے میں روایت ہے۔**انه كان يصلى خمس ترويحات فى رمضان ويوتر بثلاث.**

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

آپ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلۃ رحمہ اللہ:

آپ مشہور تابعی ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان سے روایت لی ہے۔آپ کے بارے میں ابوالخصیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

كان يؤمنا سويد بن غفلة فى رمضان فيصلى خمس ترويحات عشرين ركعة.

(السنن الكبرى للبيهقى ج 2ص496)

حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ:

جلیل القدر تابعی ہیں۔ تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ کے متعلق نافع بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كان ابن ابى مليكة يصلى بنا فى رمضان عشرين ركعة. (مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص285)

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ:

آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے روایات لی ہیں اہل کوفہ میں علمی مقام رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے ظلماً قتل کیا تھا۔ آپ کے متعلق اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان سعيد بن جبير يؤمنا فى شهر رمضان فكان يقرء بقراء تين جمعيا، يقرء ليلة بقراء ة ابن مسعود فكان يصلى خمس ترويحات.

(مصنف عبد الرزاق ج 4ص204)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قرائتیں پڑھتے تھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پڑھتے اور دوسری رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرات آپ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ:

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ وغیرہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت سعید بن عبید رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: **ان على بن ربيعة كان يصلى بهم فى رمضان خمس ترويحات و يوتر بثلاث .**

(مصنف ابن ابی شیبه ج2 ص285)

حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ رمضان مبارک میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سنتوں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے فرمائی یہ مقام امت میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لئے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

1- علامہ ابن رشد رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ''بدایۃ المجتہد'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔

(بداية المجتهد ج 1 ص 214)

2- امام فخر الدین قاضی خان حنفی رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

عن ابى حنفية قال القيام فى شهر رمضان سنة ..... كل ليلة سوى الوتر عشرين ركعة خمس ترويحات.

(فتاوی قاضی خان ج1 ص12 1)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ تراویح وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ:

امام مالک رحمہ اللہ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واختار مالک فى احد قوليه..... القيام بعشرين ركعة.

(بداية المجتهد ج 1ص214)

امام مالک رحمہ اللہ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند کیا ہے۔دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ رکعات نفل تھی۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

-1 آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **احب الی عشرون ...... وکذلک یقومون بمکة.**

(قیام اللیل ص 159)

مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے، مکہ میں بھی بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔

-2 دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وھکذا ادرکت ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعة.

(ترمذی ج1 ص 166)

میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان امام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

والمختار عند ابی عبد الله فیھا عشرون رکعة و بھذا قال الثوری و ابو حنیفة والشافعی رحمھم الله.

(المغنی لابن قدامہ ج 1ص802)

امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے۔اور امام ثوری رحمہ اللہ، امام ابوحنفیہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔

حضرات مشائخ عظام رحمہم اللہ تعالی:

امت مسلمہ میں جو مشائخ گزرے ہیں ان کا عمل و اخلاق، کردار اور سیرت اس امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں جو یقیناً بیس رکعت قیام رمضان کی دلیل ہے۔چند مشہور مشائخ عظام کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ ابو حامد محمد غزالی رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **التراویح وھی عشرون رکعة وکیفیتھا مشھورة وھی سنة موکدة.**

(احیاء العلوم ج 1ص132)

تراویح بیس رکعتیں ہیں جن کا طریقہ معروف و مشہور ہے اور یہ سنت موکدہ ہیں۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ:

آپ اپنی مشہور کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں تراویح سے متعلق فرماتے ہیں: **صلوة التراویح سنة النبی صلی الله علیه وآله وسلم وھی عشرون رکعة.**

(غنیة الطالبین ص268.267)

صلوۃ تراویح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

شیخ امام عبد الوہاب شعرانی رحمہ اللہ:

مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔اپنی مشہور زمانہ کتاب ''المیزان الکبری'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''**التراویح فی شھر رمضان عشرون رکعات.**''

(المیزان الکبری ص 153)

صلوۃ تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعات ہے۔